



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

سوال

نماز جنازہ کے بعد میت پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک جنازہ پڑھا گیا۔ فراغت کے بعد مولوی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی جب ان سے دلیل کا مطالبہ کیا تو انہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھنے سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے لئے خلوص نیت سے دعا کرو۔“ انہوں نے مزید کہا کہ اس حدیث میں شرط اور جزا کا بیان ہے کہ اور ان دونوں میں تغایر ہوتا ہے، پھر اس میں حرف فاکا استعمال ہوا ہے۔ جو تعقیب کے لئے استعمال ہوتی ہے، یعنی ایک کام کے بعد دوسرا کام کیا جائے، یعنی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا کی جائے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حقیقت یہ ہے کہ بدعت کو ثابت کرنے کے لئے بڑی ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ علمی دھونس سے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا یا جائے اور پھنسنے ہوئے لوگوں کو قابو میں رکھا جائے۔ قارئین کرام نے خود ملاحظہ فرمایا ہے کہ سوال میں پیش کردہ حدیث سے انتہائی چابکدستی کے ساتھ خود ساختہ عمل کو کشید کیا گیا ہے حالانکہ اس بدعتی عمل کا حدیث کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے، جیسا کہ ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ”اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء“ (البوداؤد، الجنازہ: ۳۱۹۹)

”جب میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خلوص نیت سے دعا کرو۔“ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز جنازہ کے دوران جب میت کے لئے دعا کی جائے، بدعتی حضرات نے اس حدیث کا جو معنی کیا ہے وہ قطعی طور پر مراد نہیں ہے اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

(الف) جب نماز جنازہ شروع کرنا ہو تو امام کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے۔

(ب) نماز جنازہ کے لئے تکبیرات کا بیان۔

(ج) نماز جنازہ میں قراءت کا بیان۔

(د) میت کے لئے دعا کا بیان، پھر اس عنوان کے تحت حدیث بالا کو بیان کیا ہے۔

(ه) سب سے آخر میں نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔



عنوان بندی کی اس ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ محدث ابو داؤد کے نزدیک اس حدیث کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دورانِ نماز میت کے لئے جو دعا کی جائے وہ کس انداز سے ہونی چاہیے، وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ انتہائی اخلاص کے ساتھ میت کے لئے دعا کرنا چاہیے، کیونکہ اس وقت ہم میت کو صرف دعاؤں کا تحفہ ہی دے سکتے ہیں۔ محدث کے انداز میں دو دراز تک اس بات کا اشارہ نہیں ملتا کہ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد وہیں کھڑے کھڑے میت کے لئے دعا کی جائے اور نہ ہی کسی دوسری حدیث میں اس مسئلے کا ذکر ہے۔ کسی بھی محدث نے مذکورہ بالا حدیث سے اس خود ساختہ مسئلہ کا استنباط نہیں کیا ہے۔

کتب حدیث میں جتنی احادیث مروی ہیں ان پر خود رسول اللہ ﷺ نے یا آپ کے صحابہ کرامؓ نے کسی نہ کسی صورت میں عمل ضرور کیا ہے۔ کیا مذکورہ بدعتی عمل، رسول اللہ ﷺ یا آپ کے صحابہ کرامؓ سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد وہیں کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے دعا کرنے کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس عملی ثبوت ہے تو اسے پیش کریں علمی دھاندلی سے کم علم لوگوں کو مرعوب تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حدیث شرط اور جزا پر مشتمل ہے، یعنی جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو یہ شرط ہے، اور اس کے لئے خلوص نیت سے دعا کرو یہ جواب شرط یا جزا ہے اور ان دونوں میں تغایر ہے۔ نماز جنازہ پڑھنا اور خلوص نیت سے دعا کرنا دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن فاتعیب کا معنی دیتی ہے لیکن ہر مقام پر یہ معنی درست نہیں ہوتا کہ ایک کام سے فراغت کے بعد دوسرا کیا جائے، جیسا درج ذیل حدیث میں تعقیب کا معنی نہیں پایا جاتا ہے۔

(الف) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تھا: "اذا اذانت فترسل واذا اقامت فاحذر" (ترمذی، الصلوٰۃ: ۱۹۶)

"جب تم اذان کو تو ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو تو جلدی جلدی کیا کرو" اس حدیث میں فاتعیب کے لئے نہیں ہے کہ اذان کہنے کے بعد ٹھہرنا تکبیر کہنے کے بعد جلدی کرنا بلکہ معنی یہ ہے کہ اذان کہتے ہوئے اس کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کئے جائیں اور اقامت کہتے وقت اس کے کلمات جلدی جلدی کئے جائیں۔

(ب) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا موسیٰ اشعرؓ سے فرمایا تھا: "اذا صلیتم فاقیموا صفو فکم" (مسند امام احمد، ص: ۳۹۳، ج: ۲)

"جب نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کیا کرو۔" اس حدیث کا قطعاً یہ مفہوم نہیں ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو بلکہ دورانِ نماز اپنی صفوں کو سیدھا کرنے کا حکم ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس مقام پر حرف فاتعیب کے لئے نہیں ہے۔ واضح رہے کہ حرف فا کے کئی ایک فوائد ہیں، مثلاً: بعض اوقات کلام میں خوبصورتی اور حسن پیدا کرنے کے لئے لائی جاتی ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بعض اوقات عطف یعنی یہ بتانے کے لئے کہ اس کا مابعد با قبل کے حکم میں شامل ہے جب عطف کا معنی دے تو اس کی تین اقسام ہیں: ترتیب، تعقیب اور سیئت، بعض اوقات حرف فلانے قبل اور مابعد کے درمیان رابطہ کے لئے آتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ فا کا مابعد شرط بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، مذکورہ بالا حدیث میں حرف فا صرف رابطہ کے لئے استعمال ہوا ہے تعقیب وغیرہ اس میں نہیں ہے۔ (تفصیل دیکھئے: مغنی اللیب، ص: ۱۶۱، ج: ۱)

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ بدعت اس وقت جگہ پکڑتی ہے جہاں سنت کا قرار ہوتا ہے۔ دیکھئے سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے لئے دعائیں کی جائیں، لیکن وہاں تو ہم جھٹکا کرتے ہیں لیکن جس جگہ پر رسول اللہ ﷺ سے دعا کرنا ثابت نہیں ہے وہاں دعا کرنے کے لئے ڈیرے ڈال دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

حدا ماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث



ج 2 ص 200

محدث فتویٰ